ملخص مقالہ

(Abstract of the Thesis)

حدیث شریعت اسلامیہ کا دوسرا بڑا ماخذ ہے جس کے بغیر اسلام پر عمل کرنا ناممکن ہے، لیکن اس کے باوصف اغیار نے اسے اور اس کے دور تدوین کو مورد طعن ٹھہرایا ہے۔ حدیث کی اسی اہمیت کے پیش نظر مقالہ ہذا میں اس کے ابتدائی دور کا جائزہ لیا گیا ہے جس کا لب لباب کچھ اس طرح ہے کہ عہد بنو امیہ حدیث نبوی کا تدوینی دور ہے، اس دور (۴۱ھ تا ۱۳۲ھ) میں حضرات صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ جیسی شخصیات موجود تھیں، جنہوں نے اس میدان میں شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس کے لئے دور دراز علاقوں کا سفر کیا، علمی مجالس قائم کیں اور احادیث کو نہ صرف حافظہ میں محفوظ کیا بلکہ ان کو قلمبند کر کے مختلف صحیفے تیار کر لئے۔

اسی دور میں امت مسلمہ انتشار و افتراق کا شکار بھی ہوئی جس کے نتیجہ میں مختلف حوادث رونما ہوئے اتحاد کے فقدان اور تفرقہ بندی نے فتنہ وضع حدیث کا دروازہ کھول دیا اور حفاظت حدیث کیلئے تدوین حدیث کی ضرورت محسوس کی گئی اور سرکاری سطح پر اس کی تدوین کا عمل زور وشور سے شروع ہوا علاوہ ازیں حدیث اور غیر حدیث کے مابین امتیاز کرنے کے لئے روایت کے قبول میں احتیاط و تثبت سے کام لیا گیا اور علم الإسناد، علم الجرح والتعدیل وغیرہ علوم معرض وجود میں آئے اس طرح تدوین حدیث کے ساتھ ساتھ علوم حدیث کی داغ بیل پڑی ضرورت اور حالات کے مطابق ان میں توسیع ہوتی گئی اور بڑے بڑے ائمہ نقاد پیدا ہوئے جنہوں نے اس میدان میں لائق حوالہ کام کیا ہے۔

اس مقالہ میں حدیث نبوی کے بارے میں مستشرقین کا نقطہ نظر کو بھی پیش کیا گیا ہے۔

تحریک استشراق اور تاریخی ادوار کا جائزہ لینے کے بعد علم حدیث (اس عہد کے) رواۃ حدیث پر ان کے اعتراضات کا تنقیدی جائزہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ان کے اعتراضات بودے اور مضحکہ خیز ہیں اور ان کے اقوال باہم متعارض ان کے مصادر و مراجع غیر مستند اور ان کا تحقیقی معیار انتہائی ناقص ہے، حدیث اور رواۃ حدیث کو مورد طعن ٹھہرانے میں بیشمار اسباب و محرکات کارفرما تھے جن میں مذہبی، نظریاتی، تاریخی، اقتصادی، سیاسی، علمی اور استعماری مقاصد قابل ذکر ہیں۔

قوی امید ہے کہ یہ تحقیقی مقالہ مسئلہ تحقیق کو حل کرنے میں پوری طرح سے ممد و معاون ہوگا۔

......☆......☆......☆......